

## عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۴ء

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب اہل محلہ و گرد و پیش اور کئی دین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۳۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیق عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیر شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اس لئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

### حلیہ مبارک حضور اقدس ﷺ منظومہ:

تمام تر بہ جمال و کمال انسانی  
بہ چہرہ بدر منیر و کشادہ پیشانی  
قدش بلند و تناور شکم بہ چہپانی  
بسی صفا ست سواد و بیاض چشمش را  
فراق چشم و بانہوہ موسیٰ مژگانی  
چو تیر راست نمایان مژہ بطولانی  
دو استخوان خدش باعدار یکسانی

بگفت ہمت درخشنده روبرو نیکو خوئے  
برنگ سرخ و سفید و بآب و تاب ملیح  
سرش بزرگ و کشیدہ عنق سیہ گیسو  
سطوطھا بہ سپیدش احمر قانی  
دو آبروانش دراز و دقیق و پیوستہ  
نکرده سرمہ و چشمانش سرمہ آگین بود  
دراز بینی و باریک و درمیان خم دارد

خدا پناہ دھد در غضب اگر آید      شود سطررگ ابرو چہرہ رسانی  
دھن فراخ کہ در عرف عرب ممدوح است      لبان او ہمہ رنگیں برنگ مرجانی  
کلان چودانہ در سیمین دندانش      کشادہ گاہ تبسم جو برق تابانی  
ہم او قسیم و سیم و وسیم در خوبی      ہم او فصیح و بلیغ و بدیع بینانی  
پراز و قار نماید اگر خمش ماند      پراز بہابہ سخن گر کند در افشانی  
نلید چشم ہنر بین چو او بخوش خونی      ممیز است بحقیقت اوز بطلانی  
شنیدہ ایں ہمہ اوصاف گفت ابو معبد      بحق کہ اوست بنی قریش اقرانی<sup>۱</sup>

(تفسیر مولوی امین اللہ بہاری ' ماہنامہ برہان ۷۴ تا ۷۷ ج ۳۱ ) (۹۵۶ جون)

دعاۃ اشعار:

الہی! عبدک العاصی اتاکا      مقرا بالذنوب وقد دعاکا

فان تغفر لمانت ہذاک اہل      وان تطرد فمعن یرحم سواکا<sup>۲</sup>

عظیم مسلمان مصنفین: ابن کثیرؒ نے حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کر کے اپنے زمانے تک کے وقائع

بارہ جلدوں میں محدثانہ طرز پر قلمبند کئے۔ امام محمدؒ نے قید خانے کے کنوئیں میں محبوس رہ کر نیچے سے اوپر سننے والے شاگردوں کو فقہ کی املا کراتے ہوئے تیس جلدوں میں مبسوط کتاب لکھوائی۔ ابن جریر طبری نے قرآن کی تفسیر ۸۰ جلدوں میں تالیف کی۔ ابن جریر سیکی وفات کے بعد لکھائی کی روشنائی کا حساب کیا گیا تو ایک ہزار رطل کتب علوم و تصنیف میں

۱۔ اس نے کہا کہ وہ روشن اور درخشاں چہرے والے اور نیک سیرت تھے اور انسانی جمال و کمال کی تمام تر خوبیوں سے آراستہ تھے۔ آپ کا رنگ مبارک سرخ و سفید تھا۔ اور اس میں ملاحظہ عیاں تھی۔ جبکہ آپ کی پیشانی کشادہ اور رخ روشن چودھویں کے چاند کی طرح دمسک تھا۔ آپ کا سر مبارک موٹا گردن مبارک کشیدہ و خمیدہ اور کالی زلفوں کے حامل تھے۔ دراز قد عظم مبارک لپٹا ہوا تھا۔ آپ کی آنکھوں کی سیاہی بالکل واضح اور سفیدی بھی مکمل ظاہر تھی۔ اور ان کا رنگ سرخی مائل تھا۔ آپ کے ابرو باہم متصل اور دراز تھے، موئے مڑھمان یعنی پلکیں گھنی اور تیر کی طرح طویل تھیں۔ یعنی سرمہ لگاتے آپ کی آنکھیں سرمہ نہیں لگتیں۔ ناک اور بنی مبارک دراز تھی اور خمدار تھی یعنی ناک کا ہانسہ اٹھا ہوا تھا۔ اور رخسار مبارک بھرے ہوئے تھے۔ آپ کی حالت غصہ سے اللہ کی پناہ۔ غصے کی حالت میں ابرو کی درمیانی جگہ متحرک ہوتی تھی۔ آپ کا دہن اور منہ مبارک فراخ اور کشادہ تھی جو کہ عربوں کے نزدیک محمود ہے اور ہونٹ مبارک سرخ اور مرجانی رنگ والے تھے۔ دانت موتی کی طرح چمکدار کھلے اور کشادہ تھے۔ وہ تبسم و سیم اور سیم بھی تھا خوبی میں اور فصیح و بلیغ اور بے شان بدلیج بھی تھا الٰہی تیرا گنگہار بندہ تیرے در پر اپنے گناہوں کے اعتراف کے ساتھ مائلے آیا ہے۔ اگر آپ بخش دیں تو آپ ہی اس کے سزاوار ہیں اور اگر دھکا دیں تو آپ کے سوا کون ہے جو رحم کرے گا۔

صرف ہوئی۔ یعقوب ابن شیبہ بصریؒ نے اپنی مسند تصنیف کرنے کے وقت ۲۰۰ جلدوں میں تکمیل کا اندازہ کیا۔

چالیس کا تب آپ کی تصنیف کی صرف کتابت کرتے تھے۔ علامہ سیوطیؒ نے اپنی تصانیف کی فہرست شذرات الذہب میں پانچ سو سے زیادہ لکھی۔ ابن تیمیہؒ کی بڑی پر مغز تصانیف پانچ سو سے زیادہ تک پہنچتی ہیں۔

اقوام عالم کی ذہنی خصوصیات: مشرکین کی ذہنیت تہذیبی ہے۔ یہودی کی ذہنیت عقلی ہے۔ نصاریٰ کی ذہنیت

تصویری ہے۔ حنفاء مسلمین کی ذہنیت تحقیقی اور علمی ہے۔ (تعلیمات الاسلام ص ۶۳) (۸-۱۰ فروری)

عہد یوسفؑ میں مصری بادشاہ: حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بادشاہ معر کا نام زیان بن الولید تھا۔ جو

آپؐ کی رہائی اور ظاہری عروج کا سبب بنا۔ (تفسیر عثمانی ص ۳۱۰) (۱۱ فروری)

طبقات ابن سعد جلد چہارم قدیم کتاب یورپ کے توسط سے پہنچی:

طبقات ابن سعد جلد چہارم قدیم و مفید کتاب ہمارے ہاتھوں پہلے یورپ کے ذریعے پہنچی۔ اس سلسلے میں مزید تفصیلات کیلئے مولانا شبلی نعمانیؒ کی کتاب سیرت النبی ﷺ کے مقدمہ کو دیکھا جائے۔

نواب صدیق حسن خان: نواب صدیق حسن خان مرحوم ہند کے اُن علماء میں سے ہیں جن کی کتابیں ہند کے علاوہ مصر اور قسطنطنیہ میں بھی طبع ہوئیں ہیں۔ اسلامی علوم میں شاید ہی کوئی فن ہو جس میں نواب صاحب کی کتاب نہ ہو۔ انکی کل تصنیفات و تالیفات ۲۲۲ ہیں۔ تفصیلات کیلئے تذکرہ علماء ہند نعل الاوطار تراجم علمائے حدیث ہند اور ماثر صدیقی کی طرف رجوع کی جائے۔

پشتو زبان کی ابتداء اور ہزار سال پرانا ٹیپ:

پشتو زبان تین ہزار سال قبل مسیح وجود میں آئی۔ پشتو کا ایک ہزار سال پرانا ٹیپ جو سلطان محمود غزنوی کے زمانے میں کہا گیا۔ سلطان کے لشکر میں ایک پٹھان سردار ملک خالو ایک شخص تھا، ایک عورت نے جب غزنوی لشکر کو ہندوستان سے واپسی پر دیکھا تو خوشی کی حالت میں کہا:

چہ د خالو لڅکمرے راغلے زه به گومل ته دخپل یار دیدن له زمه

پشتو زبان کے بچوں کے نام یہ ہیں: تیراہی۔ عیجورئی۔ گریری قدہاری، وزیرئی۔

پشتو شعر میں وطن دشمن کی مذمت:

سوک چہ د خپل وطن دخمن دمرے تل شرمندہ به په دنیا آخرت وینه (۱۱ جون تا ۱۳ جون)

انجام کار زوال:

پھولوں کی حیات رنگین کا ہر چند مجھے انکار نہیں دیکھا ہے مگر یہ بھی میں نے انجام وہی پامالی ہے